جلد ۵۴/۱۹ | ۱۸ امان ۱۳۴۴ ہش ۱۴ ذیقعد ۱۳۸۴ھ ۱۸ مارچ ۱۹۶۵ء | نمبر ۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۷ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے

خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں

"میں پھر ہر ایک طالب حق کو یاد دلاتا ہوں کہ وہ دین حق کے نشان اور اسلام کی سچائی کے آسمانی گواہ جس سے ہمارے نابینا علماء بے خبر ہیں وہ مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔ مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں۔ میں ایک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے موسیٰؑ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰؑ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔

میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذاہب مردے ان کے خدا مردے اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں

اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟ اور مردار کھانے میں کیا لذت؟ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں کہ اس بات کو پرکھے۔ پھر حق کو پاوے تو قبول کر لیوے ....

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۸-۱۹)

اخبار احمدیہ

—• کراچی (بذریعہ ڈاک) محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب ڈائرکٹر فزکس انسٹی ٹیوٹ ٹریسٹ (اٹلی) کی والدہ صاحبہ محترمہ کئی روز سے بہت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

—• کویت سے مکرم مسعود احمد صاحب ہاشمی مطلع فرماتے ہیں کہ وہاں سے حسب ذیل احباب حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔

(۱) مکرم چوہدری عبد النعمی صاحب
(۲) مکرم عبد السمیع صاحب گولڈسمتھ
(۳) مکرم محمد یوسف صاحب بی۔ ایس سی۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جملہ عازمین حج کو حرمین شریفین کی برکات سے پوری طرح متمتع فرمائے اور انہیں کامیاب مراجعت سے نوازے۔

(شبیر احمد وکیل المال تحریک جدید)

—• سال رواں میں انصار اللہ کا سہ ماہی اول کا امتحان ۹ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعہ اور بیرون جات میں ۱۱ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار منعقد ہوگا نصاب حسب ذیل ہے۔

(۱) توضیح مرام (قیمت ۵۰ پیسے) (۲) آیات خطبہ نکاح

انصار صاحبان زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

—• حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں:
"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ)

مسعود احمد دہلوی ... نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۵ء

اخلاقی بیماری اور اسکا علاج

"ایک طویل خبر ملاحظہ فرمائیے:۔

"لاہور۔ ۸ مارچ۔ (پ پ ا) بچوں کی امداد کی صوبائی انجمن نے لاہور کالج برائے خواتین کینئرڈ کالج، گھریلو اور معاشرتی علوم کے کالج۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج اور اسلامیہ کالج برائے خواتین کی طالبات سے "جوانی کے مسائل" کے بارے میں تین سو طالبات سے مختلف سوال پوچھے، طالبات کے جوابات سے جہاں کئی دلچسپ انکشافات ہوئے وہاں معاشرہ کے لئے کئی سنگین سوال بھی پیدا ہوئے ہیں۔ کم و بیش نوے فی صد لڑکیوں نے یہ جواب دیا ہے کہ وہ فیشن ایبل بننا چاہتی ہیں اور والدین کی طرف سے کوئی قدغن پسند نہیں کرتیں۔ صرف دس فی صد لڑکیوں نے یہ جواب دیا ہے کہ وہ اپنے پرانے فیشن کے والدین کو پسند کرتی ہیں وغیرہ۔

(ہفت روزہ المنبر لائلپور مورخہ ۱۲ مارچ ۶۵ء ص۳)

مَیں نے اس خبر کا صرف شروع کا مختصر حصہ نقل کیا ہے۔ معاصر ہفت روزہ المنبر لائلپور نے طویل خبر نقل کی ہے۔ اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے معاصر رقمطراز ہے:۔

"اس خبر کی طوالت کسی معذرت کی متحمل نہیں "بچوں کی امداد باہمی کی صوبائی انجمن" کا یہ سروے ایک قیمتی حقیقت کو منظرِ عام پر لانے کا ذریعہ بنا ہے جسے ہم آپ اپنے سر کی آنکھوں سے صبح و شام دیکھتے ہیں اور ہم میں سے جو "شعور" اور "دیانت" دونوں نعمتیں عطا کئے گئے ہیں وہ نہ صرف اس سروے رپورٹ کی تائید کریں گے، بلکہ وہ اپنے مشاہدات کی "سروے رپورٹ" میں بدعنوانیوں کی جانب رغبت رکھنے والے افراد کی تعداد میں اضافہ کرنے پر مجبور ہوں گے، اور یہ اس لئے کہ جن لوگوں کا شعور بیدار نہیں یا انہوں نے اخلاقی، انسانی قدروں سے زیادہ اہمیت معاشی یا سیاسی مسائل کو دے رکھی ہے اور وہ دیکھنے، سننے اور سمجھنے کے باوجود محض اپنی سیاسی اغراض یا اپنے غلط فکر کے تقاضوں کی تکمیل کی خاطر نعمتِ دیانت سے محروم ہو کر یہ شور مچائے جا رہے ہیں کہ مادی خرابی تو ایک طبقہ میں ہے ——— معاشی مسائل کو حقیقت سے زیادہ اہمیت دینے والوں کے نزدیک وہ طبقہ ہے سرمایہ داروں کا۔ اور سیاسی مہمات چلانے والوں کے نزدیک اس طبقہ سے مراد ہے۔ ارباب اقتدار کا گروہ۔ رہے عوام، تو ان حضرات کے نزدیک عوام کی نو سو ننانوے فی ہزار اکثریت، اسلام کی شیدائی اور اسلامی نظام کی خواہاں ہے ——— حقیقی صورتِ حال اور قوم کی اصلاح کے علمبرداروں کی تشخیص کے مابین یہ تضاد ہی اس المیئے کا حقیقی سبب ہے کہ قیام پاکستان سے اب تک جتنی زوردار تحریک، سیاسی سطح پر اسلامی آئین و قانون کے نفاذ کی چلائی گئی اسی رفتار سے معاشرہ بے راہ روی اور بدکرداری کے تاریک گڑھے میں گرتا چلا گیا۔ ——— ۱۹۴۷ء میں قوم کے اندر جو احیاء اور تحفظِ عصمت کا جذبہ پایا جاتا تھا ان سترہ[۱۷] برسوں میں اس میں شدید کمی واقع ہو چکی ہے جنسی انارکی اس رفتار سے پھیلتی چلی جا رہی ہے کہ جس رفتار سے ہم آزادی کی عمر گذارتے چلے جا رہے ہیں، بے دینی اور الحاد اس نسبت سے فروغ پاتا رہا جس نسبت سے ہم سیاسی مہمات میں مصروف ہوتے رہے ہیں اور حقیقت یہی ہے کہ ہم نے جتنی ہنگامہ خیزی سیاسی دباؤ کے ذریعے اسلامی نظام قائم کرنے کے مقصد سے کی ہے ہم اسی قدر اسلامی نظام کے قیام کی منزل سے دور ہوتے چلے گئے ہیں۔

بالفاظِ دیگر کہنا چاہیئے کہ علاج مرض کا جو نتیجہ مرض کی پیچیدگی اور شدت کی صورت میں رونما ہوا ہے اس نے اس امر کی ناقابلِ تردید شہادت مہیا کی ہے کہ تشخیصِ مرض غلط تھی، اور حضرتِ معالج ایسا علاج تجویز کرتے رہے ہیں جو نہ صرف یہ کہ مریض کے مزاج کے خلاف تھا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ علاج خود ایک سبب تھا۔ اس بیماری کا جس سے شفا پانے کے لئے سترہ[۱۷] سال تک مریض اور معالج مصروف سعی و جہد رہے ہیں، بات کچھ پیچیدہ نہیں تھی، اگر اذہان پہ مغربی افکار کا غلبہ نہ ہوتا اور اگر اصلاحِ احوال کے لئے اس طریقِ کار پر اعتماد ہوتا۔ جس طریقِ کار کو اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا شرف حاصل تھا تو ایک لمحہ بھی یہ ارشادِ حق نگاہوں سے اوجھل نہ ہوتا جسمیں بلا ابہام اصلاح کا طریقہ واضح فرمایا گیا تھا:۔

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

حق یہی ہے کہ اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے نفوس کو نہ بدلیں"۔

اسی طرح سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی فراموش نہ کیا جائے۔ جو آپؐ نے اپنے رب کے الفاظ میں ہی نقل کیا:۔

"اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا مَالِکُ الْمُلُوْکِ وَمَلِکُ الْمُلُوْکِ قُلُوْبُ الْمُلُوْکِ فِیْ یَدِیْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْکِہِمْ عَلَیْہِمْ بِالرَّحْمَۃِ وَالرَّأْفَۃِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَہُمْ بِالسَّخْطَۃِ وَالنِّقْمَۃِ فَسَامُوْہُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَکُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَی الْمُلُوْکِ وَلٰکِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَکُمْ بِالذِّکْرِ وَالتَّضَرُّعِ کَیْ اَکْفِیَکُمْ

(رواہ ابو نعیم فی الحلیہ مشکوٰۃ ص۳۲۳)

خدائے عزوجل فرماتے ہیں کہ:۔

"مَیں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تمام بادشاہوں کا مالک ہوں، اور ان کا بادشاہ بھی، بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں، جب انسان (عوام) میری اطاعت کرتے ہیں تو میں انکے حکمرانوں کے دلوں میں ان کے لئے شفقت و رحمت پیدا کر دیتا ہوں اور جب عوام میری نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو مَیں ان کے حکمرانوں کے دلوں میں غصہ اور انتقام پیدا کر دیتا ہوں اور وہ انہیں بہت بُرے عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں تو تم اپنے آپ کو اپنے حکمرانوں کے خلاف بد دعا میں مشغول نہ رکھو بلکہ میرے ذکر میں مصروف ہو جاؤ اور میرے حضور عاجزی اور اطاعت کا رویہ اختیار کرو تاکہ میں تمہارے (ظالم) حکمرانوں سے تمہیں محفوظ رکھوں"۔

(ایضاً ص۳۲۳)

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۶۲ سال پہلے جو باتیں نہایت وضاحت سے بیان کر دی تھیں گو اس وقت بہت کم لوگوں نے ان کو سمجھنے کی کوشش کی تاہم اب وہ زمانہ آ رہا ہے کہ اہل علم حضرات بھی تجربہ اور مشاہدہ کے بعد ان کی تصدیق کرنے لگے ہیں۔ یہاں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مختصر سا حوالہ نقل کرتے ہیں۔ اگرچہ آپ نے اس مضمون کو کئی بار کئی مقامات پر کھول کر پیش کیا ہے تاہم مندرجہ ذیل عبارت سے ہی واضح ہو جائے گا کہ آج جو بات المنبر ذرا ابہام کے ساتھ تسلیم کرنے پر مجبور ہوا ہے وہی بات کس وضاحت سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مارچ ۱۹۰۳ء میں پیش کی ہے۔ فھو ھذا

"ہمارے زمانہ میں جو سوال پیش ہوا کہ کیا وجوہات ہیں جن سے اسلام کو زوال آیا اور پھر وہ کیا ذریعے ہیں جن سے اس کی ترقی کی راہ نکل سکتی ہے اس کے مختلف قسم کے لوگوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق جواب دیئے ہیں۔ مگر سچا جواب یہی ہے کہ قرآن کو ترک کرنے سے تنزل آیا اور اسی کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے سے ہی اس کی حالت سنور جاوے گی۔ موجودہ زمانہ میں جو اُن کو اپنے خونی مہدی اور مسیح کی آمد کی امید اور شوق ہے کہ وہ آتے ہی اُن کو سلطنت لے دے گا اور کفار تباہ ہوں گے۔ یہ اُن کے خام خیال اور وسوسے ہیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا نہ تلوار سے ......

...... جہاں دیکھو۔ جس میدان میں سُنو انہیں کو شکست ہے۔ بھلا کیا یہی آثار ہوا کرتے ہیں اقبال کے؟ ہرگز نہیں۔ یہ بھولے ہوئے ہیں۔ زمینی تلوار اور ہتھیاروں سے ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ابھی تو ان کی خود اپنی حالت ایسی ہے اور بے دینی اور لامذہبی کا رنگ ایسا آیا ہے۔ کہ قابلِ عذاب اور موردِ قہر ہیں۔ پھر ان کو کبھی تلوار ملی ہے؟ ہرگز نہیں۔ انکی ترقی کی وہی سچی راہ ہے کہ اپنے آپ کو قرآن کی تعلیم کے مطابق بنا دیں اور دُعا میں لگ جاویں ان کو اب اگر مدد آوے گی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے نہ اپنی کوششوں سے اور دعا ہی سے ان کی فتح ہے نہ قوت بازو سے۔ یہ اس لئے ہے کہ جس طرح ابتداء تھی انتہا بھی اسی طرح رہا ہو۔ آدم اوّل کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا ..... الخ اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے۔ اسی طرح دُعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی۔

الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ صفحہ ۷۔۸ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم ص۲۵۶-۲۵۷)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمالِ شفقت

(رقم فرمودہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ)

"ذکرِ حبیب" کے زیرِ عنوان وقتاً فوقتاً اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایات شائع کی جایا کریں گی۔ امید ہے کہ احبابِ کرام کے لئے یہ سلسلہ بہت زیادہ ازدیادِ ایمان کا موجب ہوگا۔ ذیل میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی چند روایات پیش کی جاتی ہیں:۔

حضرت مسیح موعودؑ کا حلم اور کرم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے خدام کے ساتھ بہت بے تکلف رہتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں خدام بھی حضورؑ کے ساتھ ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے بے تکلفی سے بات کر لیتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ میں لاہور سے حضور کی ملاقات کے لئے آیا۔ اور وہ سردیوں کے دن تھے۔ اور میرے پاس اوڑھنے کے لئے رضائی وغیرہ نہیں تھی میں نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں لکھ بھیجا کہ حضور رات کو سردی لگنے کا اندیشہ ہے حضور مہربانی کر کے کوئی کپڑا عنایت فرمائیں حضرت صاحب نے ایک ہی رضائی اور ایک دھسا ارسال فرمائے اور ساتھ ہی پیغام بھیجا۔ کہ رضائی محمود کی ہے اور دھسا میرا۔ آپ ان میں سے جو پسند کریں رکھ لیں۔ اور چاہیں تو دونوں رکھ لیں۔ میں نے رضائی رکھ لی اور دھسا واپس بھیجدیا۔

میں جب قادیان سے واپس لاہور جایا کرتا تھا تو حضورؑ اندر سے میرے لئے ساتھ لے جانے کے واسطے کھانا بھجوایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میں شام کے قریب قادیان سے آنے لگا۔ تو حضرت صاحب نے اندر سے میرے واسطے کھانا منگوایا۔ جو خادم کھانا لایا وہ یونہی کھلا کھانا لے آیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مفتی صاحب یہ کھانا کس طرح ساتھ لے جائیں گے۔ کوئی رومال بھی تو ساتھ لانا تھا جس میں کھانا باندھ دیا جاتا اچھا میں کچھ انتظام کرتا ہوں۔ اور پھر اپنے سر کی پگڑی کا ایک کنارہ کاٹ کر اس میں وہ کھانا باندھ دیا۔

ایک دفعہ سفر جہلم کے دوران میں جبکہ حضور کو کثرت پیشاب کی شکایت تھی۔ حضورؑ نے مجھ سے فرمایا کہ مفتی صاحب مجھے پیشاب کثرت کے ساتھ آتا ہے کوئی برتن لائیں جس میں میں رات کو پیشاب کر لیا کروں۔ میں نے تلاش کر کے ایک مٹی کا لوٹا لا دیا۔ جب صبح ہوئی تو میں لوٹا اٹھانے لگا۔ تا کہ پیشاب گرا دوں۔ مگر حضرت صاحب نے مجھے روکا اور کہا کہ نہیں آپ نہ اٹھائیں میں خود گرا دونگا اور باوجود میرے اصرار کے ساتھ عرض کرنے کے آپ نے نہ مانا۔ اور خود ہی لوٹا اٹھا کر مناسب جگہ پیشاب کو گرا دیا۔ لیکن اس کے بعد جب پھر یہ موقعہ آیا۔ تو میں نے بڑے اصرار کے ساتھ عرض کیا۔ کہ میں گراؤں گا۔ جس پر حضرت صاحب نے میری عرض کو قبول کر لیا۔ نیز مفتی صاحب نے بیان فرمایا۔ کہ حضرت صاحبؑ نے دو گھڑیاں عنایت فرمائیں اور کہا کہ یہ عرصہ سے ہمارے پاس رکھی ہوئی ہیں اور کچھ بگڑی ہوئی ہیں آپ انہیں ٹھیک کرا لیں اور خود ہی رکھیں۔

قلم جس سے حضرت صاحب لکھا کرتے تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کلک کے قلم سے لکھا کرتے تھے۔ اور ایک وقت میں چار چار پانچ قلمیں بنوا کر اپنے پاس رکھتے تھے۔ تا کہ جب ایک قلم گھس جاوے تو دوسری کے لئے انتظار نہ کرنا پڑے کیونکہ اس طرح روانی میں فرق آتا ہے۔ لیکن ایک دفعہ جبکہ عید کا موقعہ تھا۔ میں نے حضورؑ کی خدمت میں بطور تحفہ دو ٹیڑھی نبیں پیش کیں اس وقت تو حضرت صاحب نے خاموشی کے ساتھ رکھ لیں۔ لیکن جب میں لاہور واپس گیا تو دو تین دن کے بعد حضرت صاحب کا خط آیا۔ کہ آپکی وہ نبیں بہت اچھی ہیں اور اب میں ان ہی سے لکھا کروں گا۔ آپ ایک ڈبیہ ویسے نبوں کی بھیج دیں۔ چنانچہ میں نے ایک ڈبیہ بھجوا دی۔ اور اس کے بعد اس قسم کی نبیں حضور کی خدمت میں پیش کرتا رہا۔ لیکن جیسا کہ ولایتی چیزوں کا قاعدہ ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد مال میں کچھ نقص پیدا ہو گیا اور حضرت صاحب نے مجھ سے ذکر فرمایا کہ اب یہ نب اچھا نہیں لکھتا۔ جس پر مجھے آئندہ کے لئے اس ثواب سے محروم ہو جانے کا فکر دامنگیر ہوا اور میں نے کارخانہ کے مالک کو ولایت میں خط لکھا کہ میں اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں تمہارے کارخانہ کی نبیں پیش کیا کرتا تھا لیکن اب تمہارا مال خراب آنے لگا ہے اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ حضرت صاحب اس نب کے استعمال کو چھوڑ دیں گے اور اس طرح تمہاری وجہ سے میں اس ثواب سے محروم ہو جاؤں گا۔ اور اس خط میں میں نے یہ بھی لکھا کہ تم جانتے ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کون ہیں؟ اور پھر میں نے حضور کے دعوے وغیرہ کا ذکر کر کے اس کو اچھی طرح تبلیغ بھی کر دی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کا جواب آیا۔ جس میں اس نے معذرت کی اور ٹیڑھی نبوں کی ایک اعلیٰ قسم کی ڈبیہ مفت ارسال کی۔ جو میں نے حضرت کے حضور پیش کر دیں۔ اور اپنے خط اور اس کے جواب کا ذکر کیا۔ حضورؑ یہ سنکر مسکرائے مگر مولوی عبدالکریم صاحبؓ جو اس وقت حاضر تھے۔ ہنستے ہوئے فرمانے لگے کہ جس طرح شاعر اپنے شعروں میں ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف گریز کرتا ہے۔ اسی طرح آپ نے بھی اپنے خط میں گریز کرنا چاہا ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں نبوں کے پیش کرنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے دعاوی کا ذکر شروع کر دیا۔ لیکن یہ گریز نہیں زبردستی ہے۔

نمازِ استسقاء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک دفعہ نماز استسقاء ہوئی جس میں حضرت صاحب بھی شامل ہوئے اور شاید مولوی محمد احسن صاحب مرحوم امام ہوئے تھے۔ لوگ اس نماز میں بہت روئے تھے۔ مگر حضرت صاحب پر ضبطِ کمال کا تھا۔ اس لئے آپ کو میں نے روتے نہیں دیکھا۔ اور مجھ کو یاد ہے کہ اس کے بعد جلد بادل آکر بارش ہو گئی تھی بلکہ شاید اسی دن بارش ہو گئی تھی۔

رقت

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صرف ایک دفعہ روتے دیکھا ہے اور وہ اس طرح کہ ایک دفعہ آپ اپنے خدام کے ساتھ سیر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ اور ان دنوں میں حاجی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پورہ والوں کے داماد قادیان آئے ہوئے تھے کسی شخص نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور یہ قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت صاحب وہیں راستے کے ایک طرف بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ انہوں نے قرآن شریف پڑھ کر سنایا۔ تو اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی وفات پر میں نے بہت غور سے دیکھا مگر میں نے آپ کو روتے ہوئے نہیں دیکھا حالانکہ آپ کو مولوی صاحب کی وفات کا نہایت سخت صدمہ تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ بالکل درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت کم روتے تھے اور آپ کو اپنے پر بہت ضبط حاصل تھا۔ اور جب کبھی آپ روتے بھی تھے تو صرف ایک حد تک روتے تھے۔ کہ آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آتی تھیں۔ اس سے زیادہ آپ کو روتے نہیں دیکھا گیا

دعا

ایک دفعہ جبکہ میں بہت بیمار ہو گیا۔ ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے۔ اور میری والدہ مرحومہ بھی یہاں تشریف لائی ہوئی تھیں۔ انہوں نے حضرت صاحبؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر میری صحت کے واسطے تحریک کی۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ہم تو ان کے لئے دعا کرتے ہی رہتے ہیں۔ آپ کو خیال ہوگا کہ صادق آپ کا بیٹا ہے۔ اور آپ کو بہت پیارا ہے۔ لیکن میرا دعوےٰ ہے کہ وہ مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہے:۔

وضو کے واسطے پانی لا دیا

ایک دفعہ میں وضو کے واسطے پانی کی تلاش میں لوٹا ہاتھ میں لئے اس دروازہ کے اندر گیا۔ جو مسجد مبارک میں سے حضرت صاحبؑ کے اندرونی مکانات کو جاتا ہے۔ تا کہ وہاں حضرت صاحب کے کسی خادم کو لوٹا دے کر پانی اندر سے منگواؤں اتفاقاً اندر سے حضرت صاحب تشریف لائے۔ مجھے کھڑا دیکھ کر فرمایا آپ کو پانی چاہیئے میں نے عرض کی ہاں حضور۔ حضورؑ نے لوٹا میرے ہاتھ سے لے لیا اور فرمایا میں لا دیتا ہوں اور خود اندر سے پانی ڈالکر لے آئے اور مجھے عطا فرمایا۔ (ذکرِ حبیب ص ۳۲۰ تا ص ۳۲۶)

"پیغام صلح" کے گمنام مضمون نگاروں کی خدمت میں

— شیخ خورشید احمد —

(۱)

منکرین خلافت کا اخبار "پیغام صلح" یوں تو روز اول سے ہی جماعت احمدیہ کے متعلق زہریلا پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہے۔ لیکن ان دنوں وہ کچھ زیادہ ہی کرم فرمائی پر آمادہ نظر آتا ہے۔ عقائد و نظریات کا اختلاف بالکل اور چیز ہے۔ لیکن اگر بحث کو ایسے سوقیانہ ذاتی حملوں کا رنگ دے دیا جائے جس میں بغض و حسد کے شرارے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہے ہوں۔ تو اسے یقیناً کوئی سنجیدہ انسان مستحسن قرار نہیں دے سکتا۔

اس وقت پیغام صلح کا ۲۴ فروری کا پرچہ زیر نظر ہے۔ اس میں ہمارے خلاف جو مضامین شائع کئے گئے ہیں وہ تقریباً سبھی ایسے ہیں جو متانت و سنجیدگی سے گرے ہوئے ہیں۔ ان میں سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود پر نہایت سوقیانہ رنگ میں حملے کئے گئے ہیں۔

(۲)

ایک صاحب کے مضمون کا عنوان ہے "قاضی اکمل کی کلوخ اندازی کے جواب میں" اس عنوان سے ہی مضمون نگار کی سنجیدگی اور متانت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ محترم قاضی صاحب کے پیش کردہ حقائق کو جھٹلانے کی تو اسے جرأت نہیں ہوئی۔ البتہ غیر متعلقہ باتوں سے دلی حسد و عداوت کے جذبات کا ضرور اظہار کیا گیا ہے۔ ایک دوسرے مضمون نگار نے "حیاتِ نور پر ایک نظر" ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ان کے مضمون کا اگر تجزیہ کیا جائے۔ تو اس کا خلاصہ یہی بنتا ہے کہ چونکہ جماعت احمدیہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات اور ان کی سیرت کی اشاعت وسیع پیمانے پر ہو رہی ہے۔ لہذا اس سے ثابت ہوا کہ جماعت احمدیہ اور اس کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی (نعوذ باللہ) توہین و تذلیل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اور حضور نے نعوذ باللہ جماعت کی نظروں میں ان کے مقام کو گرانے کی پوری کوشش کی ہے۔ یہ اچھوتا طرز استدلال پیغام صلح کے صفحات ہی کو زیب دیتا ہے۔

پیغام صلح کے ان مضمون نگاروں کی اخلاقی جرأت کا یہ حال ہے کہ انہیں اپنے نام تک ظاہر کرنے کا حوصلہ نہیں ہوا۔ گویا دونوں نے چھپ کر "کلوخ اندازی" کی ہے۔ اور انہیں بقول خود ان "بزدلانہ فرار میں کوئی عیب اور سقم نظر نہ آیا" دراصل گمنام مضامین لکھ کر انہوں نے اپنے بزرگوں کی ہی تقلید کی ہے کیونکہ گمنام ٹریکٹ اور مضامین لکھنا ان کا پرانا شعار ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی یہ لوگ اعلان حق کے نام سے گمنام ٹریکٹ لکھا کرتے تھے۔

(۳)

ایک صاحب نے ناصحانہ رنگ میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کی عزت و تکریم کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اور لکھا ہے

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پاک تصانیف سے ایوان اسلام کو منور کیا۔ اور ان کے احترام میں ہی نجات ہے۔ کیونکہ حضور کی توقیر و تکریم سے مسلمان مسلمان رہ سکتا ہے۔ حضور کا استخفاف کرنے والوں کے لئے خدا کی طرف سے پے در پے وعیدیں ہوئیں۔ حضور کی تحریریں ان کے ماننے والوں کے لئے شمس و قمر اور ان کے منکرین کے لئے برق خاطف نہیں۔"

(پیغام صلح ۲۴ فروری ۱۹۶۵ء)

معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نگار نے اپنے بزرگوں کی تحریروں کا بلکہ خود پیغام صلح کے کالموں کا بھی کبھی مطالعہ نہیں کیا۔ ورنہ وہ کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کی توقیر و تکریم کا ذکر نہ کرتا۔ پیغام صلح اور اس کے بزرگوں کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تصانیف اور حضور کی تحریروں کی جو توقیر و تکریم ہے۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے ذیل میں صرف ایک مثال ہی عرض کی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح بن باپ تھے اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا۔ وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے۔ اور ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔" (الحکم ۲۱ جون ۱۹۰۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس واضح ارشاد کے مقابلہ میں اب پیغام صلح اور اس کے بزرگوں کے خیالات بھی ملاحظہ ہوں۔

"کیا حضرت مسیح کا باپ تھا؟ اس سوال کے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے کیا دنیا میں کوئی ہے جس کا باپ نہ ہو...... جو کہے کہ باپ نہ تھا اس کا فرض ہے کہ ایسی خوارق عادات اور سنت اللہ کے خلاف بات کا ثبوت دے۔ ورنہ ہم مجبور ہیں کہ اس کے اس دعوے کو رد کر دیں۔"

(پیغام صلح ۹ اکتوبر ۱۹۲۸ء)

جو لوگ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاف اور واضح ارشادات کو ٹھکرانے کی جسارت کر چکے ہوں کیا انہیں یہ زیب دیتا ہے کہ ہمیں حضور علیہ السلام کی تحریروں کی عزت و تکریم کرنے کی نصیحت کریں۔

(۴)

"پیغام صلح" کے دوسرے گمنام مضمون نگار کو بڑی شکایت یہ ہے کہ حیات نور کے مصنفین نے کیوں اس کے بزرگوں کو ان کے اصل خد و خال میں پیش کیا ہے۔ اس نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ گویا جماعت احمدیہ اور اس کے موجودہ امام (متعنا اللہ بطول حیاتہ) تو نعوذ باللہ حضرت حکیم مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مقام کو گرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور احمدیہ بلڈنگس کے مکین انہیں "خلافت اولیٰ" کے عہدہ جلیلہ سے گرا کر صرف "حکیم الامت" قرار دینے کے باوجود ان کا بڑا ہی ادب و احترام کرتے ہیں۔ کاش اس مضمون نگار کو یہ علم ہوتا کہ پیغام صلح کے بزرگ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ادب و احترام کس انداز سے کرتے رہے ہیں۔ منکرین خلافت کے بزرگ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان کے متعلق اپنے گمنام ٹریکٹوں میں جو کچھ لکھتے رہے ہیں۔ اس کا کچھ حصہ بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) "جناب مولوی نور الدین صاحب کی میرے دل میں عزت ہے۔ مگر ڈر یہی ہے کہ ایک موحد شخص اپنے امام کے کھلے کھلے منشاء کے خلاف ایک ہونہار قوم میں پیر پرستی کا بیج بو جاتا ہے۔ اور قوم کو اس دق اور سل میں حکیم ہو کر مبتلا کرنا چاہتا ہے۔"

(۲) "ایک ایسا شخص جو عالم قرآن و حدیث ہے اور تجربہ کار بھی ہے کس شرعی بناء پر آپے سے باہر ہو گیا۔ نہ مجرم کو جرم کا پتہ۔ نہ اس پہ فرد جرم لگائی گئی۔ سکھا شاہی کی حکومت کی طرح ایڈیٹر اور دوسرے متعلقین اخبار پیغام صلح کو زبانی اور بذریعہ الفضل ذلیل و خوار کرنا شروع کر دیا کیا یہی انصاف اسلام سکھاتا ہے۔" (ٹریکٹ اظہار الحق نمبر۱)

خدا کی شان ہے کہ یہی لوگ جو حضرت مولانا نور الدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پر نعوذ باللہ "جماعت کو دق اور سل میں مبتلا کرنے" اور "آپے سے باہر ہو کر سکھا شاہی" چلانے کا الزام لگایا کرتے تھے۔ آج ان کی محبت و عقیدت کا دم بھرنے لگے ہیں حالانکہ مندرجہ بالا حوالہ میں وہ خود اعتراف کرتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پیغام صلح اور اس کے متعلقین کو ذلیل و خوار سمجھا کرتے تھے یہ لوگ اس مقدس وجود پر ان کی توہین کرنے کا الزام دھرنے کی جرأت کر رہے ہیں۔ جس نے ہمیشہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی غیر معمولی عزت و تکریم کا اظہار فرمایا ہے ایک دفعہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مولد و مسکن بھیرہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں پر جو تقریر فرمائی۔ اسکے چند فقرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں فرمایا:-

"بھیرہ بھیرہ والوں کے لئے اینٹوں اور گارے یا اینٹوں اور چونے سے بنا ہوا ایک شہر ہے مگر میرے لئے یہ اینٹوں اور گارے یا اینٹوں اور چونے کا بنا ہوا شہر نہیں تھا۔ بلکہ میرے استاد جنہوں نے مجھے نہایت محبت اور شفقت سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا اور بخاری کا بھی ترجمہ پڑھایا ان کا مولد و مسکن تھا۔ بھیرہ والوں نے بھیرہ کی ماؤں کی چھاتیوں سے دودھ پیا۔ لیکن میں نے بھیرہ کی ایک بزرگ ہستی کی زبان سے قرآن کریم اور احادیث کا دودھ پیا۔ پس بھیرہ والوں کی نگاہ میں جو قدر بھیرہ شہر کی ہے۔ میری نگاہ میں اس کی اس سے بہت زیادہ قدر ہے۔"

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۶۲ء)

ذرا اندازہ لگائیے اس بے پایاں محبت کا جس کا اظہار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے استاد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مولد و مسکن سے فرمایا ہے۔ کیا ایسے وجود گرامی کے متعلق یہ گمان بھی کیا جا سکتا ہے کہ وہ ان کی توہین کا مرتکب ہو سکتا ہے؟

مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کا پینتالیسواں کامیاب جلسہ سالانہ

صوبہ کے طول و عرض سے احمدی اور غیر از جماعت اصحاب کی بکثرت شرکت

اہم دینی و تربیتی مسائل پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۶۵ء کو مرکز سے تین بزرگ محترم مرزا عبدالحق صاحب صدر نگران بورڈ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کے پینتالیسویں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز بوقت ساڑھے پانچ بجے شام ڈھاکہ پہنچے۔ احباب جماعت نے خاکسار کے ساتھ ایرپورٹ پر پُرخلوص استقبال کیا۔

پہلا اجلاس

مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۵ء کو پروگرام کے مطابق بعد نماز جمعہ جو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ ٹھیک ۲ ½ بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جو شیخ ظفر احمد صاحب نے کی خاکسار کے زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے اجتماعی دعا ہوئی جو محترم مرزا عبدالحق صاحب نے کروائی۔ اس کے بعد مولوی سلیم اللہ صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار کی افتتاحی تقریر ہوئی۔ جس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں مولوی مصطفیٰ علی صاحب جنرل سیکرٹری المیٹ پاکستان انجمن احمدیہ، مولوی سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ، مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور مولانا ابوالعطاء صاحب نے علی الترتیب پانچ ارکانِ اسلام، وفات مسیح، قرآن پاک کی عظمت و برکات اور مسئلہ نبوت پر نہایت پُرمغز تقاریر فرمائیں جو بہت مؤثر تھیں۔ اور دلچسپی سے سُنی گئیں۔ بفضلہ تعالیٰ جلسہ گاہ حاضرین سے پُر تھی۔ سامعین کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی۔ مشرقی پاکستان کی تمام جماعتوں سے احباب تشریف لائے۔ غیر از جماعت دوست بھی کثرت سے تقاریر سننے کے لئے آئے۔ اس طرح خیر و خوبی کے ساتھ جلسہ کے پہلے روز کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مورخہ $\frac{3}{65}$-۶ کو صبح آٹھ بجے مستورات کا خصوصی اجلاس شروع ہوا جس میں مولانا ابوالعطاء صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب نے "عورتوں کی ذمہ داریوں" پر تقاریر فرمائیں۔ جلسہ میں مستورات کی حاضری تقریباً چھ سو تھی۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۶ مارچ ۶۵ء کو دوسرا اجلاس زیر صدارت شیخ محمود الحسن صاحب سی۔ ایس۔ پی ممبر بورڈ آف ریونیو تقریباً تین بجے تلاوت قرآن پاک کے ساتھ شروع ہوا۔ جو مولوی سلیم اللہ صاحب نے کی۔ اس کے بعد مشتاق احمد صاحب سہگل نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ دولت احمد خاں صاحب خادم اور جناب شمس الرحمن صاحب ایل ایل بی (لنڈن) بار ایٹ لاء نے علی الترتیب اسلام میں رواداری اور اسلام میں اقتصادی نظام پر۔ اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے علی الترتیب دجال و یاجوج ماجوج اور احمدیت کے خلاف اعتراضات کا جواب کے موضوع پر نہایت پُرمغز اور مؤثر تقاریر فرمائیں۔ حاضرینِ اجلاس کی تعداد تین ہزار کے لگ بھگ تھی جنہوں نے نہایت دلچسپی سے تقاریر سنیں اس اجلاس میں غیر از جماعت احباب کی تعداد گذشتہ دن کے اجلاس سے زیادہ تھی۔

بعد نماز مغرب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب اسلامی اکاڈمی کے ڈائرکٹر محترم ابوالہاشم صاحب کی خصوصی دعوت پر اکاڈمی میں تشریف لے گئے۔

اجلاس شب

حسب پروگرام بعد نماز مغرب تیسرا اجلاس زیر صدارت مکرم شمس الرحمن صاحب ایل ایل بی (لنڈن) بار ایٹ لاء تلاوت قرآن پاک کے ساتھ شروع ہوا۔ جو مولوی ابوطاہر صاحب نے کی۔ نظم مولوی سلیم اللہ صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مصطفیٰ علی صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان نے سیرۃ النبی صلعم پر اور ان کے بعد مکرم غلام صمدانی صاحب خادم نے اسلام اور امنِ عالم کے موضوع پر مبسوط تقاریر فرمائیں۔ اس اجلاس میں بھی جلسہ گاہ سامعین سے بھری ہوئی تھی۔ اور دلچسپی سے تقاریر سنی گئیں۔

اگلے روز صبح دس بجے پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان مربی و معلم صاحبان کا ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت محترم میرزا عبدالحق صاحب صدر نگران بورڈ نے فرمائی۔ تعارف کے بعد آپ نے قیمتی نصائح فرمائیں۔ جن میں آپ نے نہایت احسن رنگ میں سب کو اپنے اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے آپ کی تقریر کا خلاصہ بنگلہ زبان میں بیان کرنے کے ساتھ مؤثر رنگ میں بعض ضروری نصائح فرمائیں۔

تیسرے روز کا پہلا اجلاس

تیسرے روز کا پہلا اجلاس صبح ساڑھے آٹھ بجے زیر صدارت صاحبزادہ میرزا ظفر احمد صاحب تلاوت قرآن پاک کے ساتھ شروع ہوا جو مولوی سلیم اللہ صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد ماسٹر نور الٰہی صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ مولوی احمد صادق محمود صاحب مربی سلسلہ، مولوی مصلح الدین صاحب خادم ریجنل قائد مجالس خدام الاحمدیہ مشرقی پاکستان اور جناب شمس الرحمن صاحب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ مشرقی پاکستان نے علی الترتیب تحریک جدید کی اہمیت، خدام کے فرائض، انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ بعدہٗ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے علی الترتیب وقفِ جدید کی اہمیت اور تعلیم و تربیت کے موضوع پر نہایت دلنشین و مؤثر رنگ میں پُرمغز تقاریر فرمائیں۔ سامعین نے نہایت توجہ و دلچسپی کے ساتھ تقاریر سنیں۔

اختتامی اجلاس

ٹھیک اڑھائی بجے یہ اجلاس زیر صدارت محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب صدر نگران بورڈ شروع ہوا۔ تین ہزار کے لگ بھگ سامعین جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ سب سے پہلے مولوی سیف الدولہ صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی۔ بعدہٗ مولوی سلیم اللہ صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات کے موضوع پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔ دورانِ تقریر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض روشن نشانات بیان فرمائے۔ آپ کے بعد محترم جناب محمود الحسن صاحب سی ایس پی امیر مقامی ڈھاکہ نے مادیت اور اسلام کے موضوع پر دلنشین انداز تقریر کرتے ہوئے زندہ خدا پر زندہ ایمان سے متعلق دلائل تفصیل سے پیش کئے۔

آپ کے بعد مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ ایسٹ افریقہ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے دنیا میں تبلیغ اسلام کی کامیاب مساعی اور ان کے شاندار نتائج کا تفصیل سے ذکر کیا۔ سامعین نے نہایت اشتیاق اور دلچسپی سے ان کی تقریر سُنی۔

آپ کے بعد چوہدری احمد توفیق صاحب سابق ریجنل قائد نے "خلافت اسلام کا ضروری حصہ ہے" کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی۔

بعدہٗ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ایمان افروز تقریر فرمائی۔

آپ کے بعد محترم صاحب صدر نے صدارتی تقریر میں مؤثر انداز میں احباب جماعت کو ان کی دینی فرائض اور مالی قربانی کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ کے موقعہ پر پانچ اشخاص نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ اللہ تعالےٰ ان کے ایمان میں استقامت عطا فرمائے آمین۔

امسال مہمانوں کے لئے لنگر خانہ کا بھی انتظام نہایت اچھا تھا۔ گذشتہ سال سے امسال حاضرین کی تعداد بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ تھی۔ دور دراز علاقوں سے احمدی اور غیر از جماعت احباب بھی کثرت سے جلسہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ تقریباً چھ ہزار افراد نے ہمارے لنگر خانہ سے کھانا کھایا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے میں خدام الاحمدیہ کے مقامی اور باہر سے آنے والے ممبروں نے جانفشانی سے کام کیا۔ خدا تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہمارے جلسہ کی کارروائی مقامی اخباروں میں بھی شائع ہوتی رہی ہے۔ ہر اجلاس میں غیر از جماعت احباب، خاص طور پر طلباء کی تعداد کافی ہوتی تھی۔ الحمد للہ۔

اجتماعی دعا کے ساتھ تقریباً ساڑھے چھ بجے شام ہمارا یہ کامیاب جلسہ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا کئی روز سے بیمار ہے اور پیشاب بھی بند ہے کمزور بہت ہو گیا ہے۔ احباب بچے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

(شریف احمد رازی دفتر الفضل ربوہ)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے عطایاجات

(از صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعمیر کے لئے جن احباب نے دس روپے یا اس سے زائد ارسال فرمائے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل اور برکات عطا فرمائے۔ جو ازل سے اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت ادارہ سے والبتہ فرمائی ہیں"

(قسط نمبر ۲)

نمبر	نام	رقم
۱	مکرم محترم مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ۔	۱۰۰ — ۰۰ روپے
۲	محترمہ آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس سرگودھا۔	۱۰۰ — ۰۰ ؍؍
۳	ڈپٹی محمد شریف صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ۔	۱۰۰ — ۰۰ ؍؍
۴	چوہدری غلام احمد صاحب مینجنگ ڈائریکٹر شاہنواز لمیٹڈ دی مال لاہور	۱۰۰ — ۰۰ ؍؍
۵	بریگیڈیئر میر عبدالعلی ملک صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۱۰۰ — ۰۰ ؍؍
۶	نوابزادہ شاہد احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰ — ۰۰ ؍؍
۷	محترمہ محمدی بیگم صاحبہ والدہ لئیق احمد صاحب محلہ دارالرحمت ربوہ	۵۰ — ۰۰ ؍؍
۸	بابو محمد عالم صاحب سرگودھا	۵۰ — ۰۰ ؍؍
۹	ڈاکٹر ایس اے رحیم صاحب گلزار	۵۰ — ۰۰ ؍؍
۱۰	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ایس اے رحیم صاحب گلزار	۵۰ — ۰۰ ؍؍
۱۱	خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰ — ۰۰ ؍؍
۱۲	مرزا عبدالرحمٰن صاحب کراچی منجانب زکیہ خاتون صاحبہ۔	۵۰ — ۰۰ ؍؍
۱۳	خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور بحساب قاضی عبدالحمید صاحب	۳۵ — ۰۰ ؍؍
۱۴	مرزا ظہیر الدین صاحب جیکب آباد۔	۳۳ — ۰۰ ؍؍
۱۵	حکیم شمیم حسین صاحب وزیر آباد۔	۳۰ — ۰۰ ؍؍
۱۶	مرزا عبدالرحمٰن صاحب کراچی۔	۲۶ — ۰۰ ؍؍
۱۷	عبدالمنان صاحب سینٹری انسپکٹر۔	۲۵ — ۰۰ ؍؍
۱۸	ڈاکٹر ایس ایم ہاگورا۔ وزیر آباد۔	۲۰ — ۰۰ ؍؍
۱۹	حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ بحساب شیخ رحمت اللہ صاحب	۲۰ — ۰۰ ؍؍
۲۰	مکرم محمد زماں صاحب روڈ انسپکٹر بالاکوٹ	۲۰ — ۰۰ ؍؍
۲۱	ڈاکٹر جلال الدین صاحب ٹمپل روڈ کراچی	۲۰ — ۰۰ ؍؍
۲۲	محمد عبداللہ صاحب اوڑحمہ منجانب جماعت اوڑحمہ	۱۸ — ۰۰ ؍؍
۲۳	ایس اے داؤد صاحب کھلنا۔	۱۸ — ۰۰ ؍؍
۲۴	ملک منظور احمد صاحب سمن آباد لاہور	۱۱ — ۰۰ ؍؍
۲۵	ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بھکر ضلع میانوالی	۱۰ — ۰۰ ؍؍
۲۶	مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر رحمانیہ منزل ڈیرہ غازی خان	۱۰ — ۰۰ ؍؍
۲۷	بشیر احمد صاحب نارمل سکول ڈیرہ غازی خان منجانب والد صاحب خود	۱۰ — ۰۰ ؍؍
۲۸	سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ حیدرآباد پرنسپل مریم صدیقہ انگلش سکول	۱۰ — ۰۰ ؍؍
۲۹	منور حسین صاحب ضلعدار نہر ڈائیٹہ	۱۰ — ۰۰ ؍؍
۳۰	سردار عبدالقادر صاحب چنیوٹ منجانب بچگان و اہلیہ صاحبہ	۱۰ — ۰۰ ؍؍
۳۱	مرزا سیف اللہ صاحب فاروق میکلوڈ گنج بہاولپور	۱۰ — ۰۰ ؍؍

(افسر لنگر خانہ ربوہ)

یوم مصلح موعود کی بابرکت تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

اس دفعہ یوم مصلح موعود کی بابرکت تقریب پر احمدی جماعتوں اور لجنات اماء اللہ نے جو جلسے منعقد کئے ان کی اطلاعیں بڑی کثرت سے وصول ہو رہی ہیں۔ متعدد جلسوں کی روداد تو اس سے قبل شائع ہو چکی ہیں۔ باقی جلسوں کی روداد بوجہ عدم گنجائش شائع نہ ہو سکے گی۔ اس لئے صرف ان مقامات کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جہاں سے جلسوں کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ جہلم۔ لجنہ اماء اللہ کنری سندھ۔ لائل پور۔ شادی والی ساوکاڈہ۔ لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ۔ ۲۷۰ کا چیلو ضلع تھرپارکر۔ لاٹھیانوالہ ۱۹۲ ضلع لائل پور۔ کھوکھر غربی ضلع گجرات۔ چک ۱۸/۴ ضلع بہاولنگر۔ موہنج بھٹیاں ضلع گجرات۔ چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا۔ چک نمبر ۹۱/A محمود آباد ضلع ملتان۔ چک چھٹہ تحصیل حافظ آباد۔ محمد آباد اسٹیٹ سندھ۔ چک سکندر ضلع گجرات۔ خوشاب۔ گجرات۔ بھیرہ۔ ہجکہ ضلع سرگودھا۔ گوبند کے تحصیل ڈسکہ۔ بشیر آباد اسٹیٹ سندھ۔ پیران غائب ضلع ملتان۔ احمد آباد چک ۵ گلاجی حیدرآباد سندھ۔ منٹگمری۔ کمال ڈیرہ چک ۹۹ شمالی۔ گوٹھ بدھائی سندھ۔ بہلول پور چک ۱۲۷۔ سیانہ پنڈ۔ میاں چنوں۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔ میرپور آزاد کشمیر۔ بہاولپور۔

جماعت ہائے احمدیہ میں حافظ کلاسز کا اجراء

گذشتہ سال مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق نظارت اصلاح وارشاد نے دس جماعتوں کا انتخاب کیا تھا۔ جن میں حافظ کلاسز کا اجراء کرنا تھا۔ چنانچہ نظارت ہذا کی تجویز کے مطابق صدر انجمن نے جماعتہائے۔ گنج۔ کراچی۔ سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ باغ۔ پشاور۔ گھسیٹ پورہ۔ کھاریاں۔ چک ۱۵۲ شمالی۔ اوکاڑہ میں حافظ کلاسز کی منظوری دے دی۔ جون ۱۹۶۴ء سے کلاسز جاری ہیں۔ سوائے راولپنڈی اور باغ (آزاد کشمیر) کے باقی جماعتیں حافظ کلاسز چلا رہی ہیں۔ نصف خرچ مرکز برداشت کرتا ہے اور نصف مقامی جماعت۔ دو حافظ کلاسز کی گنجائش ہے۔ جماعتہائے چک ۱۶۶ مراد۔ محمد آباد۔ چہور چک۔ منٹگمری۔ منڈی بہاؤالدین۔ روڈا میں سے اگر کوئی جماعت نصف خرچ اور کم از کم پانچ طلبہ کا یقین دلائے۔ تو نظارت اُن کی منظوری کے لئے صدر انجمن میں رپورٹ کر سکتی ہے۔ مجلس عاملہ کی منظوری سے ایسی اطلاعات اپریل ۱۹۶۵ء کے پہلے ہفتہ تک نظارت ہذا میں موصول ہونی چاہئیں۔

ناظر اصلاح وارشاد

دعائے مغفرت

(۱) ہمارے حلقہ کے ایک مخلص احمدی نوجوان محمد سلیم صاحب بوٹ میکر بعارضہ جگر ایک ماہ تک بیمار رہنے کے بعد دس مارچ کو وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ان کے ضعیف والد نے صبر کا قابل قدر نمونہ دکھایا۔ جب خاکسار ان سے ملا تو فرمانے لگے۔ جس طرح میرا اللہ راضی ہے مَیں بھی راضی ہوں۔

مرحوم دین کے کاموں میں شوق سے حصہ لیتے تھے۔ کبھی چندہ کا اگر وعدہ کیا تو گھر پہ پہنچ کر ادا کیا۔ مرکز میں آئے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ لیکن محض خوش اخلاقی کی بدولت بہت جلد مقبولیت حاصل کر لی تھی۔ نماز جنازہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد نے گولبازار میں مورخہ ۱۱/۳/۶۵ کو آٹھ بجے صبح پڑھائی۔ کثیر تعداد میں لوگ جنازہ میں شریک ہوئے۔

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار خواجہ عبدالمومن زعیم مجلس گولبازار ربوہ)

(۲) میرے والد چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم جو ہمارے علاقہ کے بااثر اور مخلص احمدی تھے مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۶۵ء کو اپنے آبائی گاؤں موضع سماعیلہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۶۵ء کو جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لے جایا گیا اور اسی دن بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ کے سامنے والے احاطے میں ان کا جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھایا۔ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ ۴۴

۴۴ - مرحوم اخلاق فاضلہ کے مالک، احمدیت کے شیدائی اور مبلغ تھے۔ ان کا عملی نمونہ احمدیت کی تبلیغ کا سب سے بڑا ذریعہ تھا۔ ہمارے گاؤں میں ان کے ذریعہ جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ نیز قرب وجوار میں کئی جماعتیں قائم اور مستحکم ہوئیں۔ ساری عمر غرباء، مساکین اور بیوگان کو سہارا دیا اور ان سے قلبی دعائیں لیتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(خاکسار بشیر احمد پوسٹ بکس ۴۸۵۵ کراچی نمبر ۲)

وصایا

ضروری نوٹ:- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔
۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۶۲۱:- میں نصیر احمد ناصر ولد خلیل احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت پچاسی روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری وصیت آج سے ہی منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد ناصر گول بازار۔ ربوہ۔ گواہ شد محمد عثمان چیچ چھنگ سی چینی دفتر وکالت تبشیر ربوہ۔ گواہ شد محمد رمضان ولد چوہدری غلام حسین صاحب وکالت تبشیر ربوہ ۶۴/۱۱/۲۱

مثل نمبر ۱۷۶۲۲:- میں ڈاکٹر صادقہ بیگم بنت مولوی مولا بخش صاحب ساکن پشاور قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوٹ ... ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲۷/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اپنی جائداد تو اس وقت کوئی نہیں اور آمدنی صرف تنخواہ کی صورت میں ہے جو اس وقت -/۴۷۲ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس آمدنی کا ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں، اور اگر اس کے علاوہ بھی میں کوئی جائداد پیدا کرسکوں تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی (دستخط) ڈاکٹر صادقہ چوہدری بنت مولوی مولا بخش صاحب کاز ریڈ بولیشاور کینٹ۔ گواہ شد- مولا بخش جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پشاور گواہ شد محمد اجمل شاہد- مربی سلسلہ احمدیہ۔

مثل نمبر ۱۷۶۲۳:- منیر احمد بھٹی ولد علی محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۸/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۶۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ منظوری سے جاری فرمائیں۔ العبد منیر احمد بھٹی ولد صوفی علی محمد صاحب صحابی آف کھنوالی حال پشاور شہر۔ گواہ شد شمس الدین اسلم۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال پشاور۔ ۶۴/۸/۲۵-

مثل نمبر ۱۷۶۲۴:- میں فتح بی بی زوجہ چوہدری محمد الدین صاحب نمبردار قوم جٹ ورک پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن فتح کلاس ڈاک خانہ ہوئیکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۲/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ ایک عدد کنٹھہ طلائی ۶ تولے اور ڈنڈیاں طلائی ۶ تولے مندرجہ ذیل اشیاء وزن ۱۲ تولے کی موجودہ مالیت -/۱۲۵۰ روپے ہے اور حق مہر مبلغ -/۵۰ روپے ہیں وصول کر چکی ہوں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کوئی آمد ہوئی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے بعد میری جائداد جو بھی متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ الامۃ نشان انگوٹھا فتح بی بی گواہ شد چوہدری علی احمد بقلم خود پسر موصیہ سکنہ فتح کلاس تھانہ داربرٹن ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد چوہدری مختار احمد سکنہ فتح کلاس پسر موصیہ۔

مثل نمبر ۱۷۶۲۵:- سلطان احمد ولد ماسٹر جلال الدین صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۳/۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی چک ۳۶۳/ای بی ڈاک خانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۲/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۲۵ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں، اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سلطان احمد سیکرٹری یونین کونسل چک ۳۶۳/ای بی ڈاک خانہ گگو ضلع منٹگمری گواہ شد ماسٹر جلال الدین سیکرٹری مال چک ۳۶۳- ای بی گواہ شد محمد الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۳۶۳- ای بی۔ ضلع منٹگمری۔

مثل نمبر ۱۷۶۲۶:- میں مسماۃ کرامت بی بی زوجہ جلال الدین صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تقریباً تاریخ بیعت ۵ مئی ۱۹۲۵ء ساکن چک ۳۶۳- ای بی ڈاک خانہ گگو ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۲/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰ روپے ہے جو کہ خاوند کی طرف سے نان نفقہ کی شکل میں ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظوری فرمائی جائے۔ الامۃ نشان انگوٹھا کرامت بی بی۔ گواہ شد ماسٹر جلال الدین سیکرٹری مال چک ۳۶۳- ای- بی- گواہ شد محمد الدین ولد احمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۶۳- ای- بی-

مثل نمبر ۱۷۶۲۷:- میں غلام رسول ولد ماسٹر جلال الدین صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی چک ۳۶۳- ای بی- ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۲/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۴ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری فرمائی جائے۔ العبد غلام رسول بقلم خود گواہ شد ماسٹر جلال الدین سیکرٹری مال۔ گواہ شد۔ محمد الدین ولد احمد الدین پریذیڈنٹ جماعت ۳۶۳- ای بی۔

مثل نمبر ۱۷۶۲۸:- کریم بی بی بیوہ نور احمد صاحب مرحوم قوم مان جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۸۲ برس تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء دارالرحمت وسطی ربوہ۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۱/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرے پاس -/۲۰ روپے نقد ہیں میرے گزارہ کی بھی اس وقت کوئی سبیل نہیں میں اپنی آمد تازیست جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا گزارہ اور وفات میرے بچے غلام محمد کے ذریعہ ہے میرا حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے تھا جو کہ میرے خاوند نے ادا نہیں کیا الامۃ نشان انگوٹھا کریم بی بی۔ گواہ شد غلام محمد ولد نور محمد مرحوم پسر موصیہ۔ ربوہ۔ گواہ شد۔ سلیم احمد ولد غلام محمد۔ ربوہ ۶۴/۱۱/۸

— ۔ —

اخلاق کی درستی ایک ایسی چیز ہے جس سے دنیا تمہاری حالت کو سمجھ سکتی ہے

اگر اخلاق درست نہ ہوں تو محض دلائل دوسروں کو متاثر نہیں کر سکتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اخلاق درست کرنے اور اخلاق کے لحاظ سے بلند معیار پر قائم ہونے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اخلاق کی درستی ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے دنیا تمہاری حالت کو سمجھ سکتی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو ایمان کی کوئی نشانی نہیں۔ تم لاکھ دلیلیں دو، اگر معاملہ اچھا نہیں تو کوئی اثر نہیں ہوگا۔ مخالف خیال کرے گا۔ اگر ہمارا پنڈت یا پادری ہوتا تو وہ بھی ایسا ہی بولتا۔ لیکن اگر تمہاری اخلاقی حالت درست ہوگی تو ان کی آنکھ کھل جائے گی۔ وہ دیکھیں گے کہ یہ بات ان پنڈتوں۔ پادریوں میں نہیں۔ ہم جو باتیں بیان کریں گے ان پہ اثر نہ ہوگا۔ ہم جو قرآن کریم کی خوبیاں بیان کریں گے دوسرے ان کو لے کر اپنی کتابوں کی طرف منسوب کردیں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خوبیاں قرآن کریم کی بیان فرمائی ہیں۔ دوسرے چرا کر اپنی کتابوں کی طرف اگر منسوب کریں گے تو لوگ اس کی تحقیقات نہیں کر سکتے ہاں اگر یہی باتیں ہمارے عمل میں ہوں تو وہ بیان نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے پاس قول تو ہوگا، قول پر فعل شاہد نہ ہوگا۔

میں اپنے احباب کو خاص توجہ دلاتا ہوں کہ اخلاق کو درست کرو۔ میرا منشا رہا ہے کہ جس طرح پچھلے دنوں بیان کے کام کے متعلق سلسلہ مضامین بیان ہوا تھا کسی وقت اخلاق کے متعلق بھی بیان کروں جس سے سہل طریق پر اخلاقی باتیں سمجھ میں آجائیں۔ پہلا قدم اخلاق کی مضبوطی ہے خدا کی راہ میں گو سینکڑوں قدم ہیں مگر اس راستہ میں یہ عجیب بات ہے کہ جب پہلا قدم صحیح طور پر اٹھایا جائے تو تمام راستہ آسان ہو جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایسی گاڑی میں سوار ہو گئے کہ تمام راستہ آسانی سے طے ہو گیا۔ اس میں نیت کی شرط ہے۔ نیت ٹھیک ہو تو جس طرح قصوں میں آتا ہے کہ جادو کی چابی سے سب دروازے خود بخود کھل جاتے تھے۔ اسی طرح تمام روکیں دور ہو کر منزل طے ہو جاتی ہے۔ دیانت سے کام لیں اور نیت صاف کریں۔ جب یہ حالت پیدا ہو جائے گی پھر ناممکن باتیں ممکن ہو جائیں گی اور انسان حیران ہوگا کہ کیسے یہ تغیر آگیا۔ لوگ ڈرتے ہیں کہ کیسے ہوگا۔ مگر جب کرتے ہیں تو کچھ دقت معلوم نہیں ہوتی اس کی مثال روئی کے ڈھیر کی طرح ہے ناواقف سمجھے گا کہ اس ڈھیر کو کون اٹھائے گا۔ مگر جب اٹھاتا ہے تو آسانی سے اٹھا لیتا ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی کا حق نہ ماریں تو گزارہ کیسے ہو۔ دغا نہ کریں تو دشمن پر کامیابی کیسے ہو۔ مگر جب حق کی رعایت کریں گے۔ دغا و بددیانتی کو چھوڑیں گے تو معلوم ہوگا کہ دل کی اصل راحت تو اسی میں تھی اور سچ میں ہی ان کو مزہ آئے گا اور دل کو تسکین حاصل ہوگی۔ اگر لوگ توجہ کریں تو چھوڑنا مشکل نہیں مگر باپ دادوں سے یہ سنتے آئے ہیں اس لئے ان خیالات سے ڈر لگتا ہے مگر کیا احمدی جماعت سے یہ امید نہیں رکھی جائے گی کہ خدا کے دین کی اشاعت کے لئے یہ نیت کرلے کہ جھوٹ نہ بولیں گے جھوٹ کسی کو مجبور نہیں کرتا کہ بولا جائے۔ تجربہ کرلو ایک بھی نقصان نہ ہوگا۔ یہ تغیر راحت و آرام کا موجب ہے۔ زندگی امن سے کٹے گی اور محسوس ہوگا کہ ہم خدا سے قریب ہوگئے اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اس کے سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔"

(الفضل ۶ مارچ ۱۹۲۲ء)

درخواست دعا

میرے والد مرزا عطاء الرحمٰن صاحب ولد محترم مرزا برکت علی صاحب لندن میں آجکل بہت بیمار ہیں۔ صحابہ کرام، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ وہ اباجان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں (طاہرہ روحی بنت مرزا عطاء الرحمٰن صاحب)

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ

۴ اپریل کو "یوم مسیح موعود" منایا جائے

جماعت احمدیہ ہر سال ۲۲ مارچ کو "یوم مسیح موعود" مناتی آئی ہے ۲۰/۲۱ فروری ۶۵ء کو "یوم مصلح موعود" منایا گیا تھا اور ابھی تک اس بارہ میں منعقدہ جلسوں کی رپورٹیں آرہی ہیں۔ نیز آئندہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ کو مجلس مشاورت منعقد کی جارہی ہے اور اس میں چند دن باقی رہ گئے ہیں اور ۲۵ مارچ تک ضلع جھنگ کے متعدد شہروں میں دفعہ ۱۴۴ لگائی گئی ہے۔ اندریں صورت فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس سال یوم مسیح موعود ۲۲ مارچ کی بجائے ۴ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار منایا جائے جماعتوں کو چاہیئے کہ اس دن کے شایان شان جلسے منعقد کئے جاویں۔ اور رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے۔

تبدیلی تاریخ کے سلسلہ میں جماعتوں پر واضح ہو کہ حضور کا ارشاد ہے:۔

"میں تو اس کا قائل ہی نہیں کہ کسی خاص دن کو منایا جائے۔ غرض تو یہ ہے کہ بات کو یاد رکھا جائے۔"

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مجالس انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ پروگرام میں ضلعی و علاقائی سطح پر تربیتی اجتماعات کا انعقاد بھی شامل ہے گزشتہ سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ناظمین اعلیٰ و ناظمین اضلاع صاحبان کے تعاون سے مشرقی پاکستان و مغربی پاکستان میں متعدد مقامات پر تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے تھے اور اراکین مجالس انصار اللہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک خاص بیداری پیدا ہو گئی تھی امسال اور زیادہ توجہ اور کوشش سے زیادہ سے زیادہ مقامات پر اجتماع منعقد کرنے چاہئیں تاکہ جہاں احمدی دوستوں کے لئے تربیت نفس کا موقع پیدا ہو وہاں تبلیغ ہدایت کے لئے بھی راستہ صاف ہو چنانچہ اس اعلان کے ذریعہ جملہ ناظمین اعلیٰ/ناظمین اضلاع صاحبان کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ سے اجتماع کے لئے تاریخیں تجویز کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کریں اور اجتماعات کا اہتمام فرمادیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مکرم شیخ محمد اسلم صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

لاہور ـــــ افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے برادر اصغر مکرم شیخ محمد اسلم صاحب مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۵ء بروز اتوار صبح سات بجے لاہور میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز نماز جنازہ ادا کی گئی اور لاہور میں ہی تدفین عمل میں آئی۔

ادارہ الفضل محترم شیخ بشیر احمد صاحب اور آپ کے جملہ افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں درجات بلند کرے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

امراء کرام و صدر صاحبان سے ضروری گذارش

ابھی تک بعض مجالس میں زعیم انصار اللہ کا انتخاب نہیں ہوا حالانکہ پہلے عہدیداران کی میعاد گذشتہ دسمبر میں ختم ہو چکی ہے۔ زعماء کے انتخابات مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ناظمین اضلاع کے انتخابات بھی رکے ہوئے ہیں اس اعلان کے ذریعہ امراء کرام و صدر صاحبان سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ اگر انہوں نے ابھی تک اپنے ہاں کی مجلس میں انتخاب نہ کروایا ہو تو از راہ کرم فوری طور پر زعیم کا انتخاب کروا کے صدر محترم کی منظوری کے لئے اپنی سفارش کے ساتھ مرکز میں جلد بھجوادیں جزاھم اللہ احسن الجزاء (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)